جلد ۴۸/۱۳ ۶ تبلیغ ۱۳۳۸ھش ۶ فروری ۱۹۵۹ء نمبر ۳۲

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

## کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۵ فروری۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو دانت میں کئی دن سے تکلیف تھی۔ اور گم بوائل بنا ہوا تھا۔ اب پس نکال دینے سے گو درد میں افاقہ ہو گیا ہے۔ لیکن تاحال پوری طرح آرام نہیں آیا۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد صحت عطا فرمائے۔ اور اپنے فضل سے کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے آمین

# "اپنے مسائل آپ خود حل کرنے کی کوشش کیجئے"

## مہاجرین کو وزیر بحالیات جنرل محمد اعظم خان کی تلقین

سکھر ۵ فروری۔ پاکستان کے وزیر بحالیات جنرل محمد اعظم خان نے مہاجرین کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ اپنے مسائل خود حل کرنے کی کوشش کریں۔ اور ہر کام کے لئے دوسروں کی جانب دیکھنے کی عادت ترک کر دیں۔ کیونکہ باعزت زندگی گزارنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو زیادہ سے زیادہ بروئے کار لائیں۔ جنرل اعظم خان نے یہاں تقریباً ایک گھنٹہ مہاجر بستیوں کا دورہ کیا۔ اور بڑی توجہ سے مہاجرین کی شکایات اور مشکلات سنیں۔ آپ نے کہا حکومت تہیہ کر چکی ہے۔ کہ وہ مہاجروں کو جلد از جلد آباد کر دے۔ اور ان کے دعاوی کا کم سے کم وقت میں تصفیہ ہو جائے۔

وزیر بحالیات نے انکشاف کیا کہ سکھر کے نواح میں ایک نئی بستی تعمیر کی جائے گی جس میں غیر دعویدار مہاجروں کو آباد کیا جائے گا۔ مہاجروں نے جنرل اعظم خان سے خاص طور پر یہ شکایت کی تھی۔ کہ انہیں پینے کے لئے پانی بڑی مشکل سے ملتا ہے۔ اور وہ بھی صاف نہیں ہوتا۔ اس پر آپ نے بتایا کہ سکھر میں پانی کی بہم رسانی کا انتظام بہتر بنانے کے لئے فوری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک سکیم پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا ہے۔ جس پر دس لاکھ کے قریب روپے خرچ ہوں گے۔ وزیر بحالیات نے یہ بھی بتایا کہ مہاجر بستیوں کو میونسپل کمیٹی کی تحویل میں دے دیا جائے گا۔ تاکہ بجلی۔ پانی، صحت۔ صفائی اور تعلیم کا خاطر خواہ انتظام ہو سکے۔ مہاجروں کو چاہیئے کہ وہ میونسپل کمیٹی کو باقاعدہ ٹیکس ادا کریں۔

## شکریہ اور معذرت

— از حضرت سیدہ ام وسیم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ —

میرے بھائی محترم سیٹھ محمد سعید یوسف صاحب کی وفات پر خویش و اقربا اور بہت سے احمدی بھائی بہنوں کی طرف سے اس قدر خطوط اور تاریں موصول ہوئی ہیں۔ کہ میرے لئے بوجہ آنکھ کے اپریشن کے فرداً فرداً ان کا جواب دینا ناممکن ہے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار الفضل ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میری بوڑھی والدہ کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔

ام وسیم احمد

## حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

ربوہ ۵ فروری۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ۲۶ جنوری کو بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے آمین

## وزیر زراعت جناب حفیظ الرحمٰن کا دورہ مغربی پاکستان

### آپ صوبے کے حکام سے زراعت آبپاشی اور دیگر متعلقہ مسائل پر بات چیت کریں گے

کراچی ۵ فروری۔ مرکزی وزیر خوراک و زراعت جناب حفیظ الرحمٰن ۷ فروری کو بذریعہ تیزگام مغربی پاکستان کے ایک ہفتہ کے دورے پر روانہ ہو رہے ہیں وہ ۸ فروری کو لاہور پہنچیں گے۔ اور ۱۱ فروری تک وہاں قیام کریں گے۔ اگلے روز بذریعہ خیبر میل وہ لالہ موسیٰ روانہ ہوں گے۔ لاہور میں اپنے قیام کے دوران میں وہ جناب اختر حسین گورنر مغربی پاکستان اور دیگر حکام سے زراعت پرورش حیوانات، فشریز، جنگلات، امداد باہمی مارکیٹنگ اور آبپاشی سے متعلق مسائل پر تبادلہ خیالات کریں گے۔ وہ لاہور اور اس کے نواحی علاقوں میں متعلقہ اداروں کا بھی معائنہ کریں گے۔ اس کے علاوہ وہ ہارس اینڈ کیٹل شو بھی دیکھیں گے۔ وزیر موصوف ۱۳ فروری سے ۱۴ فروری تک لالہ موسیٰ ٹھہریں گے جہاں وہ ادارہ ترقی دیہات اور لالہ موسیٰ کا دیہی ترقیاتی ادارہ دیکھیں گے۔

## درخواست دعا

مبلغ غانا مغربی افریقہ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ان کی اہلیہ صاحبہ ربوہ میں سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے آمین

# ثواب کی خاطر مخلصین آگے آئیں

دفتری امور سے واقف دوست جو مرکز میں رہائش پذیر ہیں۔ اور اپنے فارغ اوقات خدمت سلسلہ کے لئے وقف کرنا چاہتے ہوں۔ دفتر وقف جدید میں تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

دن بھر میں چند گھنٹوں کا "وقف" کوئی مشکل امر نہیں۔

آیئے اور قومی خدمت میں حصہ لیجئے۔

وقف جدید کو کامیاب بنانا آپ کا اولین فرض ہے۔

(انچارج دفتر وقف جدید ربوہ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶؍جنوری ۱۹۵۹ء

# نیک خواہشات اور عمل

بھارت اور پاکستان میں کوئی سنجیدہ اور نیک دل انسان ایسا نہیں ہو سکتا جو دل سے یہ نہ چاہتا ہو۔ کہ دونوں ملک باہم محبت پیار سے مل کر رہیں اور ان کے درمیان جو تنازعات ہیں وہ خوش اسلوبی سے جلد از جلد طے پا جائیں۔ اس کے علاوہ ہمیں یقین ہے کہ جہاں تک دونوں ملکوں کے عوام کا تعلق ہے۔ وہ بھی دونوں ملکوں کے باہمی خوشگوار تعلقات کے دل سے خواہاں ہیں۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ جن کی یہاں تفصیل تحصیل حاصل ہے۔

ہمارا یہ یقین ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان جو تنازعات ہیں۔ وہ اور نہ سہی۔ تو ان باتوں کی وجہ سے ہی عدل و انصاف اور اخلاقی نقطۂ نظر سے طے کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو بہت جلد طے ہو سکتے ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر یہ محض دکھاوا نہیں تو پنڈت نہرو بھارت کے وزیر اعظم اپنی حالیہ تقریروں میں جو باتیں کہہ رہے ہیں۔ اگر ان کو پیش نظر رکھا جائے۔ اور ان پر عمل کیا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ چند ہی روز میں تمام الجھے ہوئے معاملات نہ سلجھ جائیں۔ پنڈت جی نے پھر ایک بار اپنی ایک تقریر میں ۳۱ جنوری کو گاندھی جی کی گیارھویں برسی کے جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے ان باتوں کو ذرا زیادہ وضاحت سے دہرایا ہے۔ جو آپ پاکستان اور بھارت کے تعلقات کے متعلق حال ہی میں پہلے بھی فرما چکے ہیں انہوں نے کہا:۔

"ان دونوں ہمسایہ ملکوں کے درمیان بالآخر خوشگوار تعلقات ناگزیر ہیں۔ پاکستان اور بھارت کی روایات اور ثقافت مشترک ہیں۔ اور یہ دونوں ملک ایک دوسرے کے ہمسائے بھی۔ اس لئے ان کی جنگ دونوں کو تباہ کر دے گی۔"

آپ نے عوام سے اپیل کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وہ اپنے اصول سے دستبردار ہوئے بغیر پاکستان کے متعلق دوستانہ رویہ اختیار کریں۔"

آپ نے مشرقی سرحد پر جھڑپوں کا ذکر کرتے ہوئے انہیں معمولی قرار دیا۔ اور کہا کہ:۔

"یہ واردات بعض دفعہ ڈاکوؤں اور سمگلروں کی مجرمانہ سرگرمیوں کی وجہ سے رونما ہوتی ہیں۔ تاہم دونوں ملکوں کے موجودہ سیاسی تعلقات کو دیکھتے ہوئے یہ واقعات مختلف رنگ اور ناپسندہ شکل اختیار کر لیتے ہیں۔"

آپ نے فرمایا کہ:۔

"بھارت پاکستان بلکہ پوری دنیا کا فائدہ اسی میں ہے کہ بھارت پرامن زاویہ نظر اختیار کرے میں پاکستان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ بھارت اس کی ترقی کا اتنا ہی خواہشمند ہے، جتنا کہ اپنی ترقی کا اگر دونوں ملک ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی بجائے اپنی توجہ اپنے اپنے ملک کے باشندوں کی فلاح و بہبود پر مرکوز کریں۔ تو زیادہ بہتر ہے"

یہ باتیں کافی عاقلانہ اور ہوشمندانہ ہیں۔ ان میں بے شک نیک ارادوں اور نیک خواہشوں کا اظہار کیا گیا ہے۔ ایسی باتیں بے شک ایک ہمسایہ ملک کے وزیر اعظم کے شایان شان ہیں اور واقعی ایسی ہیں۔ کہ انہیں نظر انداز نہ کیا جائے۔ لیکن اس کے باوجود اس میں بھی دو رائیں نہیں ہو سکتیں کہ محض نیک ارادوں نیک خواہشوں سے جب تک ان کا اظہار عمل سے نہ کیا جائے۔ کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

پنڈت جی نے فرمایا ہے کہ بھارتیوں کو اپنے اصول سے دستبردار ہوئے بغیر پاکستان سے دوستانہ رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ یہ بظاہر ٹھیک بات ہے۔ کسی کو اپنے اصول نہیں چھوڑنے چاہئیں۔ لیکن جب دو قوموں کے تعلقات کا معاملہ ہو تو یہ دیکھنا بھی لازم ہے کہ آیا دوسرے ملک کے تعلق میں جو اصول بنا لئے گئے ہیں۔ وہ عدل و انصاف پر بھی مبنی ہیں یا نہیں۔ اگر ثابت ہو جائے کہ یہ مبنی بر عدل و انصاف نہیں ہیں۔ تو پھر ایسے اصولوں کو اصول نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ ہٹ دھرمی کہنا زیادہ مناسب ہے۔ اور ہٹ دھرمی پر قائم رہنا کبھی خاطر خواہ نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ اور نہ کوئی باہمی تنازعہ طے ہو سکتا ہے۔ اسلئے جو کوئی اصول دوسروں سے تعلقات کے متعلق بنایا جائے۔ لازمی ہے کہ اسکو پہلے عدل و انصاف کی میزان پر تول لیا جائے۔ مثال کے طور پر کشمیر کا معاملہ ہے۔ اب اگر بھارت دو قومی نظریہ کا قائل نہیں۔ اور سیکولرزم کا حامی ہے۔ اور اس کو اپنا اصول بنا کر بھارت اہالیٔ کشمیر کے حق خود ارادیت کو نظرانداز کرتا ہے۔ تو اس کو اصول پرستی نہیں کہا جا سکتا۔ اور اگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ بھارت کے عوام اپنے اصول سے دستبردار نہیں ہو سکتے۔ اس طرح تو اقوام کے درمیان کوئی متنازعہ مسئلہ کبھی طے نہیں ہو سکتا۔ ہر قوم اپنے ایسے اصول بنا سکتی ہے۔

ہم نے یہ صرف ایک مثال دی ہے حقیقت یہ ہے کہ اقوام کے درمیان جو تنازعات تلخیاں اختیار کر لیتے ہیں۔ ان کی وجہ زیادہ تر یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنی کچھ خودغرضانہ باتوں کو اپنے اصول سمجھنے لگتی ہیں۔ اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو بالکل نظرانداز کر دیتی ہیں ایسے اصول اندرون ملک کی ترقی کے لئے خواہ کتنے بھی مفید ہوں بین الاقوامی تعلقات میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ عدل و انصاف نہ صرف انسان کی انفرادی زندگی ہی میں ضروری ہیں۔ بلکہ بین الاقوامی تعلقات میں بھی بڑی اہمیت رکھتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہی اقوام اعلیٰ سمجھی جاتی ہیں۔ جو دوسری اقوام کے حقوق کو بھی اسی طرح مد نظر رکھتی ہیں جیسا کہ اپنے حقوق کو۔ اس لئے اگر پنڈت صاحب کے اس قول کے بھارتی اپنے اصولوں سے بغیر دستبردار ہوئے پاکستان سے دوستانہ رویہ اختیار کریں یہ معنے ہیں کہ وہ متنازعہ معاملات میں اپنے موقف پر بالاصرار قائم رہیں۔ تو ہماری دانست میں آپ کی دوستانہ پیشکش کا کوئی فائدہ مترتب نہیں ہو سکتا۔

ہمیں سیاسیات کی بحثوں میں پڑنے سے اصولاً اجتناب ہے۔ ہم صرف اخلاقی نقطۂ نظر سے جو کچھ کہتے ہیں کہتے ہیں۔ چونکہ دو ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات سے دونوں ملکوں میں امن کی فضا کو تقویت پہونچتی ہے۔ اسلئے ہم دل سے خواہشمند ہیں کہ ان کے باہمی تنازعات خوش اسلوبی سے طے پا جائیں۔ اور جو اچھی باتیں زبان سے کہی جاتی ہیں جو ایسی فضا کو تقویت دینے والی ہیں۔ ان کا ثبوت عمل میں بھی ملنے لگے، تاکہ یہ دونوں ملک بقول پنڈت جی اپنے اپنے باشندوں کی ترقی کے لئے وہ اوقات اور روپیہ صرف کرنے کے قابل ہوں جو اب باہمی تنازعات میں ضائع ہو رہا ہے۔

## دلوں کو وقفِ تمنائے یار کرتے ہیں

خزاں کے دیس میں ذکرِ بہار کرتے ہیں
یوں ناگوار کو بھی خوشگوار کرتے ہیں

ملا نہیں ہے فقط قیس ہی کو فیضِ جنوں
لو ہم بھی دامنِ دل تار تار کرتے ہیں

ترے ہزار تغافل کے باوجود بھی ہم
تری ادائے تغافل سے پیار کرتے ہیں

ہمارا نام وہ بیگانہ وار لیتے ہیں
ہم ان کا تذکرہ دیوانہ وار کرتے ہیں

عجیب لوگ ہیں پرویز اہلِ ربوہ بھی
"علاجِ گردشِ لیل و نہار کرتے ہیں"

[illegible]

# مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیّہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجے میں

## عیسائیّت اسلام کے بالمقابل پسپا ہو رہی ہے

## عیسائی محققین کا واضح اعتراف

(از مکرّم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

جلسہ سالانہ کی تقریب سعید سے ایک دو دن پہلے عزیز برادر حکیم محمد ابراہیم صاحب مبلغ یوگنڈا اور اخویم مکرم ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کمپالا کا ایک مشترکہ خط ملا تھا جس کے پیش نظر خاکسار نے اپنی جلسہ سالانہ کی تقریر میں مشرقی افریقہ کے علاقہ یوگنڈا میں اسلام کے نفوذ اور ترقی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا تھا کہ یورپین محققین اب خود اس بات کے معترف ہیں کہ عیسائیت باوجود اس کے کہ اسے بدرجہا وسیع تر وسائل میسر ہیں پسپا ہو رہی ہے اور اسلام کو فتح و غلبہ حاصل ہو رہا ہے۔ ان دونوں دوستوں نے اپنے خط میں چند اقتباسات ایک یورپین پروفیسر مسٹر گولڈ تھروں کی تازہ ضخیم تصنیف Out lines of East African Society سے نقل کر کے بھیجے ہیں۔ احباب و قارئین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں ان کا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے۔

۱۔ "اسلام کی یہ کامیابی اس لحاظ سے اور بھی نمایاں حیثیت رکھتی ہے کہ ابھی زمانہ حال میں چند سال قبل تک یہاں مسلم تبلیغی مساعی کا کوئی نام و نشان تک نہ تھا۔ گزشتہ دس پندرہ سال میں روشن خیال فرقہ احمدیہ نے جس کا مرکز پاکستان میں ہے بعض مستعد نوجوان علماء بطور مبلغ یہاں بھیجے ہیں اور آجکل سارے مشرقی افریقہ میں ایک درجن کے قریب ایسے مبلغین اسلام مصروف کار ہیں۔ انہیں یہاں کی مقامی جماعت احمدیہ کی پوری پوری تائید و حمایت اور امداد حاصل ہے۔ اگرچہ اس جماعت کے افراد تعداد کے لحاظ سے ابھی تھوڑے ہیں لیکن ان میں مالدار اور با اثر لوگوں کی کمی نہیں ہے۔ اسلئے یہ جماعت اپنی تعداد سے کہیں بڑھ کر اثر ڈالنے اور نفوذ حاصل کرنے کی اہلیت سے بہرہ ور ہے۔" (ص ۲۰۴)

(۲) "مشرقی افریقہ میں اسلام کو جو ایک اور مشکل درپیش ہے وہ یہاں کی مقامی زبانوں میں مناسب لٹریچر کی کمی ہے۔ مشرقی افریقہ کی کسی زبان میں بھی قرآن کا کوئی مستند ترجمہ پہلے سے موجود نہیں ہے سواحیلی میں اب دو ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ ان میں سے ایک ترجمہ زنجبار کے ایک عیسائی مشنری کینن ڈیل نے کیا ہے البتہ دوسرا ترجمہ جماعت احمدیہ نے خود شائع کیا ہے۔ مزید برآں احمدیوں نے ہی جو کبھی ہمت ہارنا نہیں جانتے ابھی حال ہی میں جبکہ یہ سطور لکھی جا رہی ہیں یوگنڈا زبان میں بھی چند ابتدائی سورتوں کا ترجمہ شائع کر دکھایا ہے" (ص ۲۰۷)

ان دو اقتباسات کے علاوہ کمپالا (یوگنڈا) سے انگریزی روزنامہ موسومہ Uganda Argus نے بھی Increasing influence of Islam in Uganda۔ یعنی "یوگنڈا میں اسلام کا ترقی پذیر اثر" کے عنوان سے حسب ذیل نوٹ لکھا ہے:۔

(۳) "گزشتہ سال اکتوبر کے مہینے میں برطانوی وزیر نو آبادیات سرکاری دورے پر یوگنڈا آئے اور انہوں نے یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس پریس کانفرنس میں (جماعت احمدیہ کے اخبار) "وائس آف اسلام" کے ایڈیٹر حکیم محمد ابراہیم صاحب مبلغ اسلام یوگنڈا) نے وزیر موصوف کی توجہ مسلمانوں کے تعلیمی مسائل کی طرف مبذول کراتے ہوئے ان سے درخواست کی کہ وہ یوگنڈا کے مسلمانوں کی اس بارے میں مدد کریں۔ وزیر موصوف اس سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے تعلیمی مسائل کو حل کرنے کے سلسلہ میں یوگنڈا کے مسلمانوں کی ہر ممکن مدد کرنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ بعد میں انہوں نے اپنے تعلیمی مشیر مسٹر کرسٹوفر کاکس کو اس غرض سے یوگنڈا بھجوایا کہ وہ اس بارے میں تحقیقات کر کے رپورٹ پیش کریں۔ مسٹر کرسٹوفر یوگنڈا آئے ہمارے معاملے کی تحقیقات کی اور واپس جا کر انہوں نے وزیر نو آبادیات کو اپنی رپورٹ میں مطلع کیا کہ یوگنڈا ہی ایک ایسا علاقہ ہے جہاں افریقی مسلمانوں کا کافی اثر ہے۔ نیز انہوں نے وہاں ایک اسلامی ادارہ قائم کرنے کی سفارش کی۔" (اخبار یوگنڈا آرگس" مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۵۸ء)

مذکورہ بالا انگریزی روزنامہ نے ایک اور نوٹ Failure of Christianity in Uganda "یوگنڈا مشرقی افریقہ میں عیسائیت کی ناکامی" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ جس کے بعض اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

(۴) "مجھے یوگنڈا کے ایک نہایت ذمہ دار باشندے نے بتایا ہے کہ جونہی یہاں حکومت خود اختیاری کا قیام عمل میں آجائے گا تو لوگ اس خیال کے پیش نظر کہ چرچ ایک غیر ملکی ادارہ ہے اور شادی کے ایک ایسے نظریہ کا حامل ہے جو اہل یوگنڈا کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔ چرچ کو یہاں سے نکال باہر کریں گے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ بات درست ہے یا نہیں۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ گزشتہ دو سال سے یوگنڈا میں قدیم عقائد کی طرف عود کرنے کا میلان بڑھ رہا ہے اور شادی کے مسیحی نظریات اور بالعموم خود مسیحیت کے خلاف حملے کی شدت بڑھتی جا رہی ہے۔ یوگنڈا میں ایسے شخص پہلے ہی بہت کم ہیں کہ جنہیں چرچ کا سرگرم رکن شمار کیا جا سکے۔ ......" اس کے نتیجے میں یوگنڈا میں چرچ کی آمد میں بہت کمی واقع ہو گئی ہے۔ ـــــــ

یہ ہے وہ بیان جو یوگنڈا کے بشپ رائٹ ریورنڈ لیسلی براؤن نے ۸ر جنوری ۱۹۵۸ء کو نامی ریبے کیتھیڈرل میں انگلیکن چرچ کی علاقائی کانفرنس میں دیا۔"

حکومت کی طرف سے زائد مالی امداد کی پیشکش کے باوجود مینگو مسی ایم۔ ایس ہسپتال داخل ہونے والے مریضوں کے لئے موجودہ گنجائش میں دو تہائی کی کمی کرنے پر مجبور ہو گیا ہے اسی طرح وہ عام طبی خدمات اور نرسوں کی تربیت کے کام سے بھی دست بردار ہو رہا ہے ـــــ اس امر کا اعلان یوگنڈا کی علاقائی کانفرنس میں ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر آر بلنگٹن نے کیا۔"

(یوگنڈا آرگس ۱۱ر جنوری ۱۹۵۸ء)

جیسا کہ خاکسار نے اپنی جلسہ سالانہ کی تقریر میں یہ ذکر کیا تھا۔ کہ انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے شروع میں عیسائیت کے منادیہ سمجھ رہے تھے۔ کہ اسلام کو افریقہ سے نابود کر دینا بہت آسان ہے۔ اب اسی مذہب کے نام لیوا یہ لکھنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی گزشتہ پندرہ بیس سال کی منظم کوششوں نے ہوا کے رُخ کو بدل دیا ہے۔ پروفیسر J. B. Gold thorne عیسائی مصنف کے قلم سے اس صداقت کا اظہار اس بات کو ثابت کر رہا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے تیار کردہ مبلغین نے مشرقی افریقہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے جو جدوجہد کی ہے اللہ تعالےٰ نے اسے قبول فرمایا ہے۔ اور دشمن اس بات کو محسوس کر رہا ہے کہ جلد یا بدیر اسلام ہی افریقہ کا مذہب ہو گا۔ اور یہ تاریک براعظم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی توجہ اور دعاؤں کی برکت سے نہ صرف سیاسی لحاظ سے بلکہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے ایک عظیم براعظم بن جائے گا +

---

**درخواست دُعا** } میرے بھائی ناصر احمد قریشی ابن محمد شمس الدین صاحب لجپا گلچوری مرحوم نے (انجینئرنگ) B.E الیکٹریکل مکینکل کا فائنل امتحان دیا ہے نیز میرے شوہر عبدالرحیم صاحب مدہوش S.A.S کے دوسرے پارٹ کا امتحان دے رہے ہیں۔ بزرگان کرام ہر دو کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

کلثوم۔ اہلیہ عبدالرحیم صاحب مدہوش

کراچی

# چاند —— کرۂ ارض کا قریب ترین سیارہ

از مکرم پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب ایم ایس سی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اخبار بین حضرات اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ روسی سائنسدان اس سال کے اواخر تک انسان بردار راکٹ چاند تک پہنچانے کی توقع رکھتے ہیں اور اس کے لئے وہ بڑے جوش و خروش کے ساتھ تیاریاں کر رہے ہیں۔ ایسے آدمی تیار کئے جا رہے ہیں جو چاند کے ماحول میں زندہ رہ سکیں اور وہاں کی سختیاں جھیل سکیں۔ اخباری اطلاع کے بموجب ۷ برس سے ۷۰ برس کی عمر تک کے ہزارہا روسیوں نے چاند پر جانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ راکٹ سے متعلقہ مسائل میں جو کامیابیاں روس نے اس وقت تک حاصل کی ہیں۔ وہ امریکی سائنسدانوں کے لئے تازیانے کا حکم رکھتی ہیں۔ اور وہ بھی شب و روز اسی فکر میں غلطاں ہیں۔ کہ جلد از جلد اس میدان میں ترقی کر کے روس کے برابر ہو جائیں۔ غرض پانی کی طرح روپیہ بہایا جا رہا ہے اور نہایت تیزی اور انہماک کے ساتھ ریسرچ کا کام دونوں ملکوں میں ہو رہا ہے۔ یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوگا یا نہیں۔ یہ تو مستقبل کی بات ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ وہ کامیاب ہوں گے یا نہیں تاہم جس کرہ تک پہنچنے کے لئے یورپ و امریکہ کے سائنسدان تگ و دو کر رہے ہیں اور جس کے لئے ان کے بہترین دماغ مصروف عمل ہیں اس کا کسی قدر تفصیلی حال خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

چاند ہمارا قریب ترین پڑوسی ہے۔ اس کا فاصلہ زمین سے صرف دو لاکھ میل ہے۔ دوسرے سیارے تو سورج کے گرد گھوم رہے ہیں۔ لیکن چاند زمین کے گرد گردش کر رہا ہے۔ کسی زمانہ میں وہ زمین کا ہی حصہ تھا۔ لیکن اب اس سے کٹ کر الگ ہو گیا ہے۔ یوں سمجھئے کہ وہ زمین کا ہی جگر گوشہ ہے۔ جو اب تک اس سے رشتہ پیوند قائم کئے ہوئے ہے اپنے قرب کے باعث وہ بہت بڑا نظر آتا ہے۔ لیکن درحقیقت دوسرے کروں کے بالمقابل وہ بہت چھوٹا ہے۔ اس کا قطر صرف دو ہزار میل ہے۔ گویا جسامت کے لحاظ سے وہ زمین کے ایک چوتھائی کے برابر ہے رات کے وقت آسمان میں چمکتا ہوا نہایت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کی روشنی اپنی نہیں بلکہ سورج سے مستعار ہے تاہم جب وہ بدر کامل ہو کر ضو فشاں ہوتا ہے تو ایک عجیب عالم پیدا کر دیتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک صاف و شفاف آئینہ ہے۔ جہاں سے سورج کی روشنی منعکس ہو رہی ہے۔ اس کے روشن چہرہ کی وجہ سے لوگ اسے حسن و جمال کا مرقع سمجھتے ہیں اور شاعر اپنے خیالی محبوبوں کو مہ وش اور مہ رو کا خطاب دیتے ہیں۔ لیکن یہ سب باتیں اصلیت سے کوسوں دور ہیں۔ جہاں تک انعکاس نور کا تعلق ہے چاند کی سطح ایک دھندلے آئینہ کی طرح ہے۔ اندازہ یہ ہے کہ جس قدر روشنی اس پر پڑتی ہے۔ اس کا صرف سات فی صدی حصہ منعکس ہو کر زمین تک پہنچتا ہے۔ عرف عام میں ہم اسے دودھ سی چاندنی کہتے ہیں لیکن ہوتی یہ زرد ہے۔ اور کمزور اس قدر ہے کہ دن کے مقابلہ میں اس کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔ شاید لاکھوں چاند جمع ہو جائیں۔ تب بھی ان کی روشنی سورج کے برابر نہ ہو۔ انعکاس نور کے لحاظ سے تو ہماری زمین چاند سے کہیں بہتر ہے۔ اگر ہم چاند میں کھڑے ہو کر زمین کی طرف دیکھیں تو وہ چاند سے اسی گنا زیادہ روشن نظر آئیگی اس خراب انعکاس کی وجہ یہ ہے کہ چاند کی سطح ایک خاص قسم کی راکھ سے ڈھکی ہوئی ہے جو اس کے میدانوں اور پہاڑوں پر یکساں پھیلی ہوئی ہے یہ تو اس کی ظاہری چمک دمک کا حال ہے۔ اب ذرا اس کی سطح کا کسی دوربین سے معائنہ کیجئے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ اصل حقیقت وہ نہیں جو ہمیں نظر آتی ہے۔ صاف و شفاف اور بے عیب ہونے کی بجائے اس کا چہرہ نہایت داغدار ہے۔ جس طرح ہماری زمین پر نشیب و فراز ہیں اسی طرح وہاں بھی ہیں۔ بلکہ وہاں کی سطح زمین کے مقابلہ میں کہیں زیادہ شکستہ اور بلند و پست کا نقشہ پیش کرتی ہے۔ جن دھبوں کو دیکھکر ہم بچپن میں سمجھا کرتے تھے کہ کوئی بڑھیا بیٹھی چرخہ کات رہی ہے وہ درحقیقت وسیع نشیب ہیں۔ زمین کی طرح وہاں بھی پہاڑی سلسلے ہیں جو دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔ باقی جگہ میدان ہے۔ لیکن جا بجا آتش فشاں پہاڑوں کے دہانے منہ کھولے ہوئے ہیں۔ یہ دہانے ایک دو نہیں بے شمار ہیں۔ جنہوں نے چیچک کی طرح اس کی سطح کو داغدار کر رکھا ہے۔ ان کی تعداد کم و بیش تیس ہزار ہوگی بعض ان میں چھوٹے ہیں۔ لیکن کئی پچاس ساٹھ بلکہ سو میل سے زیادہ چوڑے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس زمانہ میں چاند ابھی پوری طرح ٹھنڈا نہیں ہوا تھا اس کا اندرونی سیال مادہ جگہ جگہ لاوا کی شکل میں پھوٹ کر بہنے لگتا تھا۔ جس کی وجہ سے بڑے بڑے گڑھے پیدا ہو گئے ہیں۔

ان دہانوں کے علاوہ چاند کی سطح پر کئی جگہ بڑی بڑی دراڑیں سی ہیں جو کئی سو میل لمبی ہیں۔ ابھی تک یہ علم نہیں ہو سکا کہ یہ کیا ہیں اور کیونکر پڑ گئی ہیں سب سے زیادہ عجیب اور حیران کن بات ہے کہ بعض دہانوں سے نور کی سی شعاعیں نکل کر پہاڑوں اور میدانوں کو عبور کرتی ہوئی دور دور تک خط مستقیم میں چلی گئی ہیں۔ دوربین میں دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چاندی کی سی سفید اور نہایت چمکدار لکیریں ہیں جو ایک مرکز سے نکل کر پھیل رہی ہیں۔ یہ نظارہ کچھ اس قسم کا ہے جیسے سورج بادلوں میں چھپ جائے تو اس کی شعاعیں روپہلی دھاریوں کی شکل میں نکلتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ جوں جوں چاند بڑا ہوتا ہے۔ یہ دھاریاں زیادہ واضح ہونے لگتی ہیں اور بدر کامل میں پوری صفائی سے نظر آتی ہیں۔ سائنسدان اب تک یہ معمہ حل نہیں کر سکے کہ یہ دھاریاں کیا ہیں اور کیونکر معرض وجود میں آئی ہیں۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے چاند کسی زمانہ میں زمین کا ہی حصہ تھا۔ لیکن اب اس کی ہر چیز نرالی ہے۔ یہاں پر ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں۔ بادل جھوم جھوم کر آتے ہیں بارشیں ہوتی ہیں اور ندی نالے زور شور سے بہتے ہیں۔ کہیں گھنے جنگلات ہیں۔ کہیں چٹیل میدان۔ کسی جگہ صحرا ہیں اور کسی جگہ برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیاں۔ کسی وقت آندھیوں کا زور ہوتا ہے، طوفان آتے اور جھکڑ چلتے ہیں۔ اور کبھی برفباری اور ژالہ باری اپنی بہاریں دکھاتی ہیں۔ بیشمار پرند فضائے بسیط میں اڑتے اور چہچہاتے نظر آتے ہیں۔ ایک طرف سرسبز و شاداب باغات جنت کا نمونہ پیش کرتے ہیں تو دوسری طرف ریگستان اور ان کی باد سموم دوزخ کا نقشہ آنکھوں کے سامنے لے آتی ہے۔ غرض ہماری زمین ہزاروں تغیرات کی آماجگاہ ہے۔ یہی تغیرات ہماری زندگی اور بقا کا موجب ہیں۔ لیکن چاند میں یہ کیفیات کہاں۔ وہاں نہ پانی ہے نہ ہوا۔ نہ طوفان کا شور ہے نہ آندھیوں کا زور، نہ بادل ہیں نہ بارش نہ پرند ہیں نہ چرند۔ میدان چٹیل پڑے ہیں اور پہاڑ خشک ہیں۔ نہ بلبلوں کے نغمے ہیں نہ پرندوں کے چہچہے۔ ایک ہُو کا عالم ہے جو چاروں طرف چھایا ہوا ہے۔ دن اور رات کا تغیر ضرور موجود ہے۔ لیکن ان کی کیفیت بھی زمین سے مختلف ہے۔ یہاں بارہ گھنٹے کا دن اور بارہ گھنٹے کی رات ہوتی ہے کیونکہ زمین اپنے محور کے گرد ۲۴ گھنٹے میں چکر لگاتی ہے۔ لیکن چاند اپنے محور کے گرد ۴ ہفتوں میں گھومتا ہے۔ اس لئے وہاں دو ہفتے کا دن اور دو ہفتے کی رات ہوتی ہے۔ زمین کے مقابلہ میں وہاں پر سورج ستائیس اٹھائیس گنا سست چلتا نظر آتا ہے۔ مگر اس کی تمازت کہیں زیادہ ہے۔ دن کے وقت آگ برستی ہے۔ گرمی کا یہ عالم ہے کہ اگر پانی ہوتا تو کھولنے لگتا۔ درجۂ حرارت ۱۵۰ تک پہنچ جاتا ہے۔ لیکن راتیں سخت سرد ہوتی ہیں۔ درجہ حرارت صفر سے بھی جب پانی برف بن جاتا ہے دو سو درجہ نیچے ہوتا ہے۔ دھوپ میں کھڑے ہو جائیں۔ تو جسم جھلسنے لگے گا۔ لیکن ذرا پہاڑ کے سایہ میں پہنچ جائیں تو ایسا معلوم ہوگا کہ خطۂ زمہریر میں پہنچ گئے ہیں۔ (باقی)

## الفضل کا مصلح موعود نمبر

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر حسب معمول اس دفعہ بھی انشاء اللہ روزنامہ الفضل کا مصلح موعود نمبر شائع ہوگا جو متعدد قیمتی مضامین پر مشتمل ہوگا۔

علمائے کرام اور دیگر مضمون نگار احباب جلد سے جلد مضامین تحریر فرما کر ارسال کریں۔

ایجنٹ اصحاب جلد مطلوبہ تعداد سے مطلع کریں۔

# ہفتہ تحریک وصیّت

## ۲۲ تا ۲۸ فروری ۱۹۵۹ء

نظام وصیّت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ ہے اور اس نظام کو حضور نے اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت قائم اور جاری فرمایا ہے۔ اس میں شامل ہونے والوں کے لئے علاوہ تقویٰ و طہارت اور عملی و اعتقادی پاکیزگی کے یہ ضروری شرط ہے کہ وہ اپنی جائداد اور اپنی ماہوار یا سالانہ آمدنی کے جس پر ان کا گذارہ ہو دسویں حصہ سے لے کر تیسرے حصے تک وصیت "ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ" اور دیگر مصارف ضروریہ کے لئے کریں۔ چنانچہ فرمایا :-

"خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔" (الوصیت)

پھر فرمایا:-

"اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا انزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔" (الوصیت)

اور پھر فرمایا:-

"اگر کوئی صاحب دسواں حصہ جائداد کی وصیت کریں۔ اور اتفاقاً ان کی موت ایسی ہو کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر ان کا انتقال ہو یا کسی اور ملک میں وفات پاویں جہاں سے میت کا لانا متعذر ہو تو ان کی وصیت قائم رہے گی۔ اور خدا تعالےٰ کے نزدیک ایسا ہی ہوگا کہ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے۔ اور جائز ہوگا کہ ان کی یادگار میں ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جائے۔ اور اس پر یہ واقعات لکھے جائیں۔" (ضمیمہ الوصیت)

غرض یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل اور احسان ہے جو اس نے اپنے ان بندوں پر نازل فرمایا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حلقہ بیعت میں شامل ہیں اور حضور کے تمام دعاوی پر صدق و صفا کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں۔ اس وقت اکناف عالم میں حضور کے متبعین لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں مگر وصیت کرنے والے پندرہ ہزار سے کچھ ہی زیادہ ہیں۔ یہ بات ہر اس احمدی مرد اور عورت کے لئے غور و فکر کرنے والی ہے۔ جس نے ابھی وصیت نہیں کی مگر اپنے گذارے کے لئے کچھ نہ کچھ ماہوار یا سالانہ کی صورت یا کچھ نہ جائداد رکھتا ہے کہ وہ کیوں اس وقت تک نظام وصیت سے باہر ہے اور کیوں اس نے وصیت نہیں کی لاکھوں کی جماعت سے پندرہ ہزار کے قریب موصیوں کا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ شاید جماعت کے ذمہ وار اراکین اور امراء اور صدر صاحبان نے مسئلہ وصیت کی اہمیت کو پورے طور پر جماعت کے سامنے نہیں رکھا۔ ورنہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پر یہ گمان نہیں کیا جا سکتا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر دیوانہ وار لبیک کہنے میں تذبذب اور تامل اختیار کرے۔ اسی خیال کے ماتحت مجلس شاورت منعقدہ ۱۹۵۵ء میں موصیوں کی تعداد میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ :-

۱ - سال میں ایک ہفتہ تحریک وصیت منایا جائے۔

۲ - امراء و صدر صاحبان مقامی طور پر وصایا کی پرزور تحریک کریں۔

۳ - جلسہ سالانہ پر بذریعہ وفود وصیت کی تحریک کی جائے۔

اس فیصلہ کے مطابق گذشتہ تین سالوں سے "ہفتہ تحریک وصیت" منایا جا رہا ہے اور اس سال بھی اس تحریک کے لئے فروری کا چوتھا ہفتہ (۲۲ لغایت ۲۸ فروری) مقرر کیا جا رہا ہے۔ [illegible]

[illegible] اس ہفتہ میں ہر موصی اور ہر عہدہ دار مقامی جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ وصیت کی غرض و غایت اور برکات و فوائد اپنے غیر موصی احباب اور رشتہ داروں کے ذہن نشین کرا کر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء مبارک کے مطابق وصیت کرنے کی پرزور تحریک کریں اور اس سلسلہ میں جماعت کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات سے مجلس کارپرداز یہ درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت اور اس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقریر "نظام نو" کے روزانہ درس کا انتظام اس طریق پر فرماویں کہ ان دونوں کتابوں کے مضامین سے ہر موصی اور غیر موصی یکساں طور پر فروری کا تیسرا ہفتہ ختم ہونے سے قبل واقف و آگاہ ہو جائے تاکہ چوتھے ہفتہ میں عملی جدوجہد ہو سکے عملی جدوجہد میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جاسکے

اول غیر موصی اصحاب و مستورات کو وصیت کرنے کی تحریک کی جائے۔ خواہ وہ ملازم پیشہ ہوں یا تاجر پیشہ یا زمیندار ہوں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس تحریک کا اصل مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن اور امداد بیوگان و یتامیٰ ہے نہ کہ محض اموال کا جمع کرنا۔ لیکن ہم اپنے ان فرائض سے کماحقہ عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ متمول اور صاحب جائداد احباب نظام وصیت میں کثرت کے ساتھ شامل نہ ہوں۔ پس ضروری ہے کہ ان فرائض کو بجا لانے کے لئے نہ صرف متوسط الحال اصحاب کو ہی بلکہ خوشحال اور حیثیت والے احباب کو بھی اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کے لئے زور سے ترغیب و تحریص دلائی جائے۔

دوئم :- حصہ آمد اور حصہ جائداد کے نئے اور پرانے موصیوں کو یہ تحریک کی جائے کہ وہ اپنی وصیتوں کے معیار میں اضافہ کریں یعنی حسب توفیق $\frac{1}{10}$ کی بجائے $\frac{1}{9}$ اور $\frac{1}{9}$ کی بجائے $\frac{1}{8}$ کی وصیت کریں۔ و علےٰ ہٰذا القیاس $\frac{1}{3}$ تک۔

سوئم۔ جن احباب کی وصایا بوجہ بقایا دار ہونے کے کسی وقت منسوخ ہو چکی ہیں ان کو سمجھایا جائے کہ وہ پہلے بقائے ادا کر کے اپنی وصایا کو بحال کرانے کی کوشش کریں۔

چہارم - اگرچہ قاعدہ یہی ہے کہ منقولہ جائداد کی وصیت کا حصہ بھی موصی کی وفات کے بعد اس کے ورثاء ادا کریں۔ لیکن ترغیب دلائی جائے کہ منقولہ جائداد (مثلاً مستورات کے زیور اور مہر اور نقد روپیہ) کا حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کر دیں۔

پنجم :- حصہ آمد کے موصی احباب پر سلسلہ کی روز افزوں ضروریات کے پیش نظر زور دیا جائے کہ وہ آمد کا ماہوار حصہ بشرح صدر اور باقاعدگی کے ساتھ ادا کر کے اپنے مقررہ بجٹوں کو پورا کریں۔ اور اس کے ساتھ ہی اگر ان کے ذمہ سالہائے گذشتہ کا کچھ بقایا ہو تو اسے بھی جلد ادا کرنے کی فکر کریں خواہ وہ مالی سال کے اختتام سے قبل یک مشت ادا کر دیں اور خواہ ناموافق حالات کی صورت میں مجلس کارپرداز سے منظوری لے کر مناسب اور معقول اقساط کے ساتھ اپنا حساب صاف کریں۔

جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات سے یہ بھی گذارش ہے کہ اس تحریک کے سلسلہ میں ان کی مساعی کے جو بھی نتائج برآمد ہوں ان کی اطلاع ۲۸ فروری کے معاًبعد بہت جلد دفتر وصیت کو دے کر ممنون فرمائیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔

خاکسار قاضی عبدالرحمٰن
سیکرٹری مجلس کارپرداز
بہشتی مقبرہ - ربوہ

---

# ۲۰ فروری — "یوم مصلح موعود"

احباب جماعت! ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا دن سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں نہایت درجہ اہمیت رکھتا ہے۔ اس دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے وحی پا کر وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی جو حضرت مصلح موعود سے متعلق ہے اور جس کے ہم سب زندہ گواہ ہیں — ماہ فروری شروع ہو چکا ہے اور ۲۰ فروری کا دن قریب آ رہا ہے۔ تمام جماعتوں کے عہدیداران کو چاہئے کہ ابھی سے اپنے اپنے ہاں یوم مصلح موعود منانے کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ مناسب لٹریچر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے منگوا کر تقسیم کیا جائے۔ اور جلسے کر کے تقاریر کے ذریعہ اپنوں اور دیگر احباب کو اس پیشگوئی کی سچائی سے واقف اور آگاہ کیا جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

# بیرونی ممالک کے غیر موصیوں کے لئے
# "ہفتۂ تحریک وصیّت"

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان اور آزاد کشمیر میں "ہفتۂ وصیت" منانے کے لئے ۲۲ر لغائت ۲۸ر فروری کے ایام مقرر کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ الفضل میں متعدد بار اعلان ہو چکا ہے۔

بیرونی ممالک کی جماعتوں کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی دقت نہ ہو تو وہ بھی انہی ایام میں ہفتۂ وصیت منائیں۔ لیکن اپنے حالات کے ماتحت اگر وہ ان ایام کو موزوں نہ سمجھتی ہوں۔ تو وہ اس تحریک کے لئے آگے پیچھے کے ایام مقرر کر سکتی ہیں۔ مگر بہر حال ممالک بیرون کی جماعتوں کو بھی اس اہم تحریک میں شامل ہونا چاہیئے۔ مفصل اعلان کے لئے اور اس تحریک کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات دیکھنے کے لئے اخبار الفضل مجریہ ۲۱ر جنوری ملاحظہ فرمایا جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

---

# چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس سال بھی جلسہ سالانہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اور ہزاروں ہزار بندگان خدا کو اپنے پیارے دین اسلام کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے اور اپنے محبوب امام کے پاکیزہ کلمات سننے کا موقع نصیب ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اب جلسہ سالانہ کے اخراجات کے بل ادا ہو رہے ہیں۔ ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی صرف دو تہائی کے قریب ہے۔ لہٰذا تمام مقامی جماعتوں سے التماس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کے بقایاجات وصول کر کے جلد بھجوا دیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کے بل ادا ہو سکیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

---

## مقامی جماعتوں کی توجہ کے لئے

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال کا دسواں مہینہ شروع ہے۔ پس اب وقت آگیا ہے۔ کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے بجٹ پورا کرنے کے لئے پوری سنجیدگی کے ساتھ جدّ و جہد شروع کر دیں۔ مجھے پختہ امید ہے کہ سال کے اخیر تک تمام جماعتیں اپنے بجٹ پورے کر لیں گی لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ابھی وقت سے موثر اور متواتر جدّ و جہد شروع کر دی جائے۔ کیونکہ اس وقت تک چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی میں تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں ڈیڑھ لاکھ روپے سے زیادہ کی کمی ہے پس ان تین مہینوں میں ان مہینوں کا پورا بجٹ بھی وصول کرنا ہے اور اس کمی کو بھی پورا کرنا ہے۔ اس سے احباب خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کس قدر محنت اور توجہ کی ضرورت ہے۔

اس سال بعض مخصوص حالات کی وجہ سے کئی زمیندارہ جماعتوں کا فصل ربیع کا پورا چندہ وصول نہ ہو سکا۔ اس لئے ضروری ہے کہ جماعتیں فصل خریف کی آمد سے پہلے کمی پوری کر دیں۔ اس سال شہری جماعتوں کو بھی بقایاجات کی وصولی پر بہت زور دینا چاہیئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے اور جو ذمہ داریاں ہم نے قبول کر رکھی ہیں ان کے ادا کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

---

# ایمان کی کھیتی

الفضل کے خطبہ نمبر میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور اور ایمان کی کھیتی کو سرسبز اور شاداب کرنے والے خطبات شائع کئے جاتے ہیں۔

آپ صرف -/۵/- کے خرچ سے سال بھر ان روح پرور خطبات سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ اور اپنی ایمان کی کھیتی کو سرسبز رکھ سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل)

---

# ولادت

۱۔ میرے بھائی مکرم شیخ رشید احمد صاحب مبلغ ڈچ گی آنا کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۵۸ء کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ حضور نے نومولود کا نام وحید احمد "طارق" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود شیخ احمد علی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر کا پوتہ ہے۔ احباب نومولود کے نیک اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا فرما دیں۔ (شیخ رفیق احمد متعلم ٹی۔ آئی کالج۔ ربوہ)

۲۔ میرے لڑکے کریم الدین کو اللہ تبارک تعالیٰ نے ۲ر جنوری بروز منگل لڑکی عطا فرمائی احباب سے اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ کریم نومولود بچی کو نیک اور لمبی عمر والی کرے۔ آمین

(نواب الدین بھاٹی گیٹ لاہور)

---

# درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا بھائی ایک مقدمہ قتل میں ماخوذ ہے۔ احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں

(چوہدری سلطان احمد سیکرٹری مال چک ۴۸ ضلع سرگودھا)

۲۔ میرے خسر مکرم میاں شبیر محمد صاحب سوپ مرچنٹ آف قصور کی صحت خراب رہتی ہے۔ بزرگان کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار:۔ عنایت اللہ عفی عنہ از بودیوالہ)

۳۔ میں چند دنوں سے بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیاں دور فرمائے۔

(عبد الرحمان سیالکوٹی موچی گیٹ لاہور)

۴۔ میری دادی صاحبہ کو جو حضرت مسیح موعود کی صحابیہ ہیں ۳۱ر ۱ کو فالج کا حملہ ہوا ہے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ سلیم احمد کلاتھ مرچنٹ کوٹ مومن)

۵۔ چوہدری عبد اللہ خان صاحب نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ کی طبیعت چند دنوں سے ناساز ہے اور اب پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(خواجہ) خورشید احمد سیالکوٹی)

۶۔ مکرم مصلح الدین صاحب راجیکی گذشتہ چار ماہ سے صاحب فراش ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

۷۔ شیخ رشید احمد صاحب مبلغ ڈچ گی آنا کی والدہ محترمہ اور بڑی ہمشیرہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ جملہ احباب ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرما دیں۔ (محمود احمد سعید ربوہ)

۸۔ میرا بچہ عزیزم عبد الرشید بعمر ۲ سال بعارضہ کھانسی شدید بیمار ہے۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ شفا بخشے (عبد اللطیف بید یا نوالہ ضلع لائلپور)

# تجارتی جہاز رانی کیلئے کارپوریشن قائم کرنے کی تجویز

## خاص کمیشن کی طرف سے جہازوں کی مرمت کی سہولتیں بہتر بنانے کی سفارش

کراچی ۱۵ فروری تجارتی جہاز رانی کے کمیشن نے حکومت پاکستان سے سفارش کی ہے کہ تجارتی جہاز رانی کی ایک کارپوریشن قائم کی جائے جو بین الاقوامی شاہراہوں پر پاکستانی بندرگاہوں اور دوسرے ممالک کے درمیان تجارتی جہاز چلائے۔

یہاں بحریہ کے کمانڈر وائس ایڈمرل چوہدری کی صدارت میں کمیشن کا تیسرا اجلاس ہوا اجلاس میں وزارت تجارت کے سیکرٹری مسٹر عباس خلیلی۔ وزارت مواصلات کے سیکرٹری مسٹر اسحاق۔ وزارت مواصلات کے مالی مشیر مسٹر مشتاق احمد اور بعض دوسرے حکام نے شرکت کی۔

یہ کمیشن نومبر ۱۹۵۸ء میں مقرر کیا گیا تھا اور اسے تجارتی جہاز رانی سے متعلقہ تمام امور کے بارے میں تحقیقات کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ کمیشن کو تحقیقات کے بعد اس سلسلہ میں ترقی کے لئے اقدامات بھی تجویز کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔

کمیشن نے بین الاقوامی شاہراہوں پر جہاز چلانے کے لئے تجارتی جہاز رانی کی کارپوریشن قائم کرنے کی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ ساحلی تجارت میں جو جہاز مصروف ہیں۔ ابتداً ان میں سے کچھ جہاز لے کر کارپوریشن قائم کر دی جائے۔ کمیشن نے تیل وغیرہ ایسی اشیا ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچانے کے لئے تیل بردار جہاز حاصل کرنے کے بارے میں بھی غور کیا۔ اس سلسلہ میں تفاصیل بھی حکومت کو پیش کی جا رہی ہیں۔

اس سے پہلے کمیشن کرایوں کی شرح نامہ پر نظرثانی کی تجویز پیش کر چکا ہے۔ اس مقصد کے لئے کرایوں سے متعلقہ مشاورتی بورڈ کی از سر نو تشکیل کی گئی ہے۔ کمیشن اپنے سابقہ اجلاسوں میں تجارتی جہازوں کے لئے افسروں کی تربیت اور امتحانات کے بارے میں سہولتیں مہیا کرنے کی ضرورت پر زور دے چکا ہے۔

کمیشن نے کراچی۔ چٹاگانگ اور چالنا کی بندرگاہوں کی کم از کم ضروریات کے بارے میں بھی حکومت کو سفارشات پیش کر دی ہیں کمیشن نے ملک میں جہازوں کی مرمت کی سہولتیں بہتر بنانے پر بھی زور دیا ہے۔

### صدر ناصر لبنان جائیں گے

بیروت ۱۵ فروری۔ وزیر اعظم لبنان مسٹر کرامی نے قاہرہ سے واپسی پر امید ظاہر کی ہے کہ صدر ناصر لبنان کا دورہ کریں گے۔ آپ نے بتایا کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر اقتصادیات ڈاکٹر عبد المنعم جلد لبنان آنے والے ہیں۔

### خاندانی منصوبہ بندی کا سیمینار

لاہور ۱۵ فروری۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق خاندانی منصوبہ بندی اور بہبودی زچہ و بچہ سے متعلقہ دونوں سیمینار جو مختلف تاریخوں پر منعقد ہو رہے تھے۔ اب ۱۵ ۲ فروری سے شروع ہوں گے۔ اول الذکر سیمینار سوا تین بجے سہ پہر اسمبلی ہال میں اور مؤخر الذکر دس بجے صبح ۵۔ منٹگمری روڈ پر منعقد ہوگا۔ ان کے روزانہ دو اجلاس ہوا کریں گے۔ ایک سیمینار کے مندوبین دوسرے میں شریک ہو سکیں گے

### دس ہزار مویشی جل کر مر گئے

ملبورن ۱۴ فروری آسٹریلیا ریڈیو نے بتایا ہے کہ جنوبی وکٹوریا کی چراگاہوں اور جنگل میں زبردست آتش زدگی سے دس ہزار مویشی جل کر مر گئے ہیں اور بہت سی جھاڑیاں اور جنگل کے درخت جل کر راکھ ہو گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ ملبورن سڈنی روڈ ایک جگہ سے بند بھی ہو گئی ہے

### کرالا میں ہتھکڑی لگانے کی ممانعت

ٹریونڈرم ۱۴ فروری جنوبی بھارت کے کمیونسٹ صوبہ کرالا میں ایسے مجرموں کو ہتھکڑی لگانے کی ممانعت کر دی گئی ہے جو پولیس کی نگرانی میں لائے یا لے جا رہے ہوں صوبائی وزیر قانون مسٹر کرشنا نے کل ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ مخصوص حالات کے سوا تمام صوبے میں ہتھکڑی لگانے کی عام طور پر ممانعت کر دی گئی ہے

### عراق معاہدہ بغداد میں شامل نہیں رہے گا

لندن ۱۴ فروری کل ایک پریس کانفرنس میں برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان سے دریافت کیا گیا کہ کیا یہ اطلاع درست ہے کہ عراق کے وزیر اعظم میجر جنرل عبد الکریم قاسم نے بغداد میں مقیم برطانوی سفیر سر ہمفرے ٹریویلین سے کہا ہے، کہ اگر عراق کو معاہدہ بغداد کی خفیہ دفعات کا پابند نہ رکھا جائے، تو وہ اس تنظیم میں شامل رہے گا۔ اس ترجمان نے اسکے جواب میں یہ کہا کہ یہ اطلاع بالکل غلط ہے کہ حکومت عراق نے معاہدہ بغداد میں شامل رہنے کی خواہش ظاہر کی ہے

# خوش اخلاق قیدیوں کو جیلوں سے باہر مزدوری کرنیکی اجازت

## ٹھٹھہ کے قریب کھلے جیل پر کام کی رفتار تیز کر دی گئی

لاہور ۱۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبائی حکومت نے محکمہ جیل کے انسپکٹر جنرل کی اس مضمون کی تجویز اصولی طور پر منظور کر لی ہے کہ خوش اخلاق قیدیوں کو جیل خانوں سے باہر آزاد فضا میں مزدوری کرنے کا موقع دیا جائے

خیال ہے کہ مستقبل قریب میں قواعد و ضوابط مرتب ہونے کے بعد جب اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائے گا تو شہری علاقوں کے لوگوں کو مزدوروں اور کاریگروں کی خدمات جیل خانوں میں حاصل ہو سکیں گی۔ محکمہ جیل خانہ جات اس مزدوری کا معاوضہ صرف ڈیڑھ روپیہ فی کس روزانہ کے حساب سے وصول کریگا۔

اس تجویز کا مقصد یہ ہے کہ خوش اخلاق قیدی ہمہ وقت جیلوں کی تنگ و غیر صحت مند فضا میں رہنے کی بجائے ہر روز دن کے وقت آٹھ دس گھنٹے کھلی فضا میں مزدوری کریں۔ اس طرح یہ قیدی سخت جان عادی مجرم بننے کی بجائے خوددار شہری بننے کی کوشش کریں گے۔

مزید مقصد یہ ہے کہ اس طرح خوش اخلاق قیدی نہ صرف اپنی نظربندی کے دوران عوامی خزانہ پر بوجھ نہیں رہیں گے۔ بلکہ رہائی کے موقعہ پر ان کے پاس اتنی رقم ہوگی جس کے سہارے وہ از سر نو باعزت زندگی شروع کر سکیں گے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ تقریباً دو سو خوش اخلاق قیدی پہلے ہی محکمہ اصلاح اسیران کی نگرانی میں بورڈ یوال کے سرکاری فارم میں کام کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ پرائیویٹ لوگوں کو بھی اس محکمہ کی وساطت سے اچھے قیدیوں کی خدمات حاصل ہوتی رہی ہیں تاہم محکمہ اصلاح اسیران کی وساطت سے صرف خاص نوعیت کے قیدیوں کو کافی سزا بھگتنے کے بعد جیلوں سے باہر نکالا جاتا ہے اور ایسا کرنے سے پہلے ان قیدیوں کے لواحقین سے کافی ضمانت لی جاتی ہے۔ لیکن متذکرہ تجویز پر عمل درآمد کی صورت میں بہت سے قیدیوں کو (ناقابل اصلاح عادی مجرموں کے سوا) محکمہ جیل کی نگرانی میں کھلی فضا میں مزدوری کرنے کا موقعہ دیا جائے گا۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ قیدیوں کو کھلی فضا میں رکھنے کے صحت مند اصول کے پیش نظر ٹھٹھہ کے نزدیک تقریباً دو ہزار ایکڑ اراضی کو سرکاری فارم بنانے کے کام کی رفتار بھی کافی تیز کر دی گئی ہے۔ اس وقت اس کھلے جیل میں پچاس قیدی ابتدائی کام کر رہے ہیں انہوں نے اب تک اپنے لئے مکانات اور سڑکیں تعمیر کرنے کے علاوہ بہت سی زمین کو ہموار کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ تقریباً ستر ایکڑ اراضی قابل کاشت ہو گئی ہے۔ چنانچہ صوبہ کے مختلف جیلوں سے تقریباً پانچ سو قیدیوں (جنہوں نے اپنی خدمات رضاکارانہ طور پر پیش کی تھیں) کو عنقریب اس فارم میں پہنچا دیا جائے گا۔ ان کے وہاں قیام کے سلسلہ میں قواعد و ضوابط تیار کر لئے گئے ہیں۔ اب اس سلسلہ میں صرف صوبائی حکومت کی منظوری باقی ہے۔

متعلقہ حکام کے بیان کے مطابق ابتدائی طور پر اس کھلے جیل میں تقریباً پانچ سو قیدی کام کریں گے۔ اور اگر یہ تجربہ کامیاب رہا تو وہاں مزید پانچ سو قیدیوں کو رکھنے کی گنجائش ہوگی۔

### اناج کے گوداموں کی تعمیر

لاہور ۱۵ فروری۔ سابق صوبہ پنجاب میں اناج ذخیرہ کرنے کے لئے گوداموں کی تعمیر کے ایک منصوبہ پر عملدرآمد کے کام کی رفتار کو تیز کیا جا رہا ہے۔ گوداموں کی تکمیل پر پونے دو لاکھ ٹن گندم ذخیرہ کی جا سکے گی۔ ان کی تعمیر پر دس لاکھ روپے خرچ آئیں گے۔ اس منصوبہ پر کام کی رفتار گوداموں کے لئے جگہ کے حصول میں تاخیر کے باعث سست ہو گئی تھی۔ اس منصوبہ کی منظوری حال ہی میں دی گئی ہے۔ بہر حال اب اس سلسلے میں کوششیں تیز تر کر دی گئی ہیں۔ اب تک ایک لاکھ پچاس ہزار روپے سے راولپنڈی، سیالکوٹ اور ملتان میں زمین خریدی گئی ہے۔ اس منصوبہ کے لئے مرکزی حکومت امداد دے رہی ہے۔

### ملتان میں غذائی اشیا کے نمونوں کا تجزیہ

ملتان ۱۴ فروری۔ ملتان میونسپلٹی نے ملاوٹ کے خلاف مہم کے تحت غذائی اشیاء کے نمونوں کا تجزیہ کرنے کے لئے اپنی پبلک ہیلتھ لیبارٹری قائم کی ہے۔

لیبارٹری میں مکمل سامان موجود ہے۔ اور اس نے کام شروع کر دیا ہے۔ اب شہر میں اشیاء کے نمونے پکڑے جائیں گے۔ ان کا تجزیہ اسی لیبارٹری میں ہوگا۔ اس سے قبل یہ نمونہ پبلک ہیلتھ انیالسٹ لاہور کو بھیجے جاتے تھے۔

---

**ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔**

# ڈھاکہ میں ڈیوک آف ایڈنبرا کا پرجوش استقبال

## آپ آج سے کراچی اور مغربی پاکستان کا دورہ شروع کر رہے ہیں

ڈھاکہ ۵ر فروری۔ برطانوی ملکہ الزبتھ کے شوہر شہزادہ فلپ ڈیوک آف ایڈنبرا کل پندرہ روزہ دورے پر پاکستان پہنچ گئے۔ وہ ڈھاکہ سے آج کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ کل ڈھاکہ میں ان کا نہایت پرجوش استقبال کیا گیا۔

برٹش اور سیز ائیرویز کارپوریشن کا "کومٹ ہوائی جہاز" جو شہزادہ فلپ کو ڈھاکہ لایا ہے مقررہ وقت سے چونتیس منٹ پہلے پہنچ گیا تھا اس لئے تھوڑی دیر ہوائی اڈے پر چکر کاٹنے کے بعد وہ دس بجکر چالیس منٹ پر تیج گاؤں کے ہوائی اڈے میں اترا۔ شاہی مہمان کے استقبال کے لئے اس موقعہ پر حکام اور عمائد کے علاوہ بچوں، عورتوں اور مردوں کی بھاری تعداد ہوائی اڈے میں اور ارد گرد کی عمارتوں کی چھتوں پر موجود تھی۔ جب شہزادہ ہوائی جہاز سے باہر آئے تو ان ہزاروں آدمیوں نے پرجوش تالیاں بجائیں۔ اس وقت سب سے پہلے مرکزی وزیر اطلاعات مسٹر حبیب الرحمٰن نے جو صدر کے خاص نمائندہ اور شہزادہ کے میزبان وزیر کے طور پر ان کے ہمراہ رہیں گے شہزادہ کا استقبال کیا۔ اور ان سے صوبائی گورنر مسٹر ذاکر حسین مشرقی پاکستان کے لئے مارشل لا کے ناظم میجر جنرل محمد امراؤ خاں ڈھاکہ میں متعین برطانوی ڈپٹی ہائی کمشنر اور دوسرے اعلیٰ حکام کو متعارف کرایا۔

اس کے بعد ڈیوک کو پاکستان کی بری فوج کے دستے نے سلامی دی اور ہوگارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس موقعہ پر برطانیہ اور پاکستان کے قومی ترانے بھی بجائے گئے۔ یہاں سے انہیں وی آئی پی روم کی جانب لایا گیا۔

وہاں ہزاروں افراد ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ سکول کے سینکڑوں بچوں نے جو پاکستان اور برطانیہ کے قومی جھنڈے ہاتھوں میں تھامے ہوئے تھے۔ ڈیوک کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ اور ہزاروں لوگوں نے پاکستان زندہ باد اور ڈیوک زندہ باد کے نعرے لگائے۔

شہزادہ فلپ ہوائی اڈے سے ایک کھلی کار میں سوار ہو کر شہر روانہ ہوئے۔ تو کرزن ہال تک پانچ میل کا فاصلہ تماشائیوں سے اٹا پڑا تھا۔ کرزن ہال کے قریب ان کے استقبال کے لئے طلبا اور طالبات کا ایک بہت بڑا ہجوم موجود تھا۔

کرزن ہال میں پاکستان کی انجمن برائے ترقی سائنس نے شہزادہ کے اعزاز میں استقبالیہ ترتیب دیا۔ یہاں پہنچنے پر ڈھاکہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر مسٹر جسٹس محمود الرحمٰن نے ان کا استقبال کیا اور انہیں ایک جلوس کی صورت میں ہال تک لے گئے۔ جہاں ماہرین تعلیم اساتذہ اور طلبہ بھاری تعداد میں جمع تھے۔

# جھمبر نالے کا بند ٹوٹنے کے باعث لالہ موسیٰ پانی میں ڈوب گیا

## ساٹھ مکان گر گئے۔ پانی جرنیلی سڑک پر سے گزر رہا ہے

گجرات ۵ر فروری۔ پہاڑی علاقوں میں بارش کے باعث نالہ بھمبر میں شدید طغیانی آگئی۔ اور اس نالے کا پانی قصبہ لالہ موسیٰ میں داخل ہو گیا ہے۔ یہ طغیانی اتنی شدید تھی کہ کل صبح سویرے لالہ موسیٰ میں اسلامیہ ہائی سکول کے قریب اس نالے کا حفاظتی بند ٹوٹ گیا اور شام تک ۴۵ ہزار آبادی کا شہر سیلاب کی لپیٹ میں تھا۔

تازہ اطلاعات کے مطابق بوگی محلہ۔ قصبہ محلہ۔ موضع سیدا۔ اور متعدد دوسرے نشیبی علاقوں میں کوئی ساٹھ مکان گر چکے ہیں۔ اور اس کے علاوہ بھی کافی نقصان ہوا ہے۔ بعض مقامات پر تو گیارہ گیارہ فٹ پانی جمع ہو گیا ہے۔ شام کو سارے شہر لالہ موسیٰ میں لوگ اپنے مکانوں کی چھتوں پر بیٹھے تھے اور امداد کے لئے ان کی چیخ و پکار سے ہر طرف کہرام مچا ہوا تھا۔

رات گئے تک اطلاع ملی تھی کہ نالے کا پانی قصبہ کے اندر سے ہوتا ہوا ڈاکخانہ کے پاس سے جی ٹی روڈ بھی عبور کر گیا ہے۔ اور طغیانی بدستور ہے۔

نالے کا بند ٹوٹنے اور شہر کے پانی میں ڈوب جانے کی اطلاع ملتے ہی ڈپٹی کمشنر نے مسلح پولیس کی گارد گجرات سے لالہ موسیٰ بھیج دی ہے۔ میاں عبد الصمد مجسٹریٹ بھی جو لالہ موسیٰ میونسپلٹی کے ایڈمنسٹریٹر بھی ہیں لالہ موسیٰ پہنچ چکے ہیں۔ متعدد دوسرے حکام بھی لالہ موسیٰ پہنچے ہوئے ہیں۔ اور امدادی کام شروع کر دیا گیا ہے۔

اب تک کسی جانی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اگرچہ مالی اور جائداد کا نقصان بہت ہوا ہے۔ بعد کی اطلاعات کے مطابق سیلاب کا زور کم ہوتا جا رہا ہے۔ اور محکمہ نہر کے عملہ کو بند کی مرمت کے لئے موقع پر بھیجا دیا گیا ہے۔

## ٹائمز آف کراچی کے ایڈیٹروں نے غیر مشروط معافی مانگ لی

لاہور ۵ر فروری۔ مغربی پاکستان کے سابق گورنر میاں مشتاق احمد گورمانی نے "ٹائمز آف کراچی" کے چیف ایڈیٹر مسٹر زیڈ اے سلہری اور ریذیڈنٹ ایڈیٹر مسٹر عمر قریشی کی طرف سے پیش کردہ غیر مشروط معافی نامہ منظور کر لیا اور اس بنا پر کل صوبائی ہائی کورٹ نے ان دونوں ملزموں کو بری کر دیا۔

انہوں نے اپنے مشترکہ معافی نامہ میں تسلیم کیا ہے کہ ٹائمز آف کراچی کی ۳ر ستمبر ۵۷ء کی اشاعت میں ریاست بہاولپور کے الحاق کے بارے میں میاں مشتاق احمد گورمانی سے منسوب کردہ جو خط شائع کیا گیا تھا۔ وہ سراسر جعلی تھا۔

## برطانوی وزیر اعظم ماسکو جائیں گے

لندن ۵ر فروری۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن عنقریب ماسکو جائیں گے۔ سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ مسٹر میکملن غالباً آج شام برطانوی پارلیمنٹ کو اپنے فیصلے سے آگاہ کر دیں گے۔ خیال ہے کہ مسٹر میکملن فروری کے وسط یا مارچ کے اوائل میں ماسکو روانہ ہوں گے۔

## تونس میں غیر ملکیوں کیلئے اراضی

تونس ۵ر فروری۔ تونس کی قومی اسمبلی نے یہ تجویز مسترد کر دی ہے۔ کہ آئین کے تحت غیر ملکی باشندوں کو تونس میں زمین کی ملکیت حاصل کرنے کے حق سے محروم کر دیا جائے۔





**ضروری اعلان**
ماہ جنوری ۵۹ء کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں بھجوائے جا رہے ہیں۔ براہ مہربانی ان بلوں کی رقم دس فروری تک دفتر ہذا میں ارسال کر دیں۔
(مینیجر الفضل)